ہی رہتا ہے، عورت اسے عاریۃً استعمال کرتی ہے۔ جہاں یہ 'عُرف' ہو، وہاں شوہر اپنے زیورات کو واپس لے سکتا ہے۔'' (فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ۸/ ۳۶۷، مسائل جہیز) اگر واقعی کسی جگہ کا یہ 'عُرف' ہو تو اس کے مطابق طلاق کے بعد شوہر اپنے دیے ہوئے زیور کو واپس لے سکتا ہے، لیکن اس معاملے میں شریعت کے مزاج اور قرآن کریم کی صریح ممانعت کو دیکھتے ہوئے بیوی کو دیے گئے زیور کو واپس نہ لینا پسندیدہ ہے۔

صورتِ مسئولہ میں لڑکی کو شوہر کی طرف سے دیے گئے جو زیور طلاق کے بعد اس کے سسرال والوں نے رکھوا لیے ہیں، انھیں لڑکی کو واپس کر دینا چاہیے۔ اگر اب کسی وجہ سے اس کی واپسی ممکن نہ ہو تو اس کی رقم ادا کر دینی چاہیے۔ البتہ رقم کا اعتبار وقتِ خرید کا نہ ہوگا، بلکہ اِس وقت (presently) بازار میں اس زیور کی جو قیمت ہو وہ ادا کی جائے گی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

قرآنی سپارہ پھینکنے کا گناہ

س: جب میری عمر تقریباً ۱۸، ۲۰ سال تھی۔ تو میں نے غصے کی وجہ سے سپارہ پھینک دیا تھا، جس کی وجہ سے بہت پریشان رہتا ہوں، اور اس گناہ کا ملال مجھے رہتا ہے اور نماز میں بھی توبہ کرتا رہتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اس گناہ اور پریشانیوں سے نجات کا حل بتائیں۔

ج: قرآنِ مجید کو پھینکنا اور اس کی بے حُرمتی کرنا انتہائی گستاخی اور بہت بڑا گناہ ہے اور بعض صورتوں میں تو اس سے کفر لازم آتا ہے۔ کوئی مسلمان اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا، لیکن اس کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ: موت سے پہلے پہلے جو شخص بھی اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا، چاہے وہ گناہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ لہٰذا، اگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل سے اپنے اس فعل پر معافی مانگ لی اور احتیاطاً تجدید ایمان بھی کرلیا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھیں کہ وہ آپ کو معاف فرما دے گا۔ مزید دل کے اطمینان کے لیے قرآنِ مجید کی کسی خدمت کو اپنا شعار بنالیں۔ اس سے ان شاء اللہ آپ کو دلی اطمینان ہوگا، اور غلطی کا بھی ازالہ ہوجائے گا۔ (مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)